بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

گٹکے کے کاروبار سے حاصل شدہ آمدنی بذات خود حرام نہیں، اس لئے اس کمائی سے مسجد ومدرسہ میں رقم خرچ کرنا درست ہے، تاہم اگر گٹکے کی خرید وفروخت کی قانوناً ممانعت ہو تو چونکہ حکومت کے جائز قانون کی پابندی کرنا شرعاً بھی واجب ہے، اس لئے اس کی خرید وفروخت شرعاً درست نہیں اور اس سے بچنا لازم ہے۔ اور جہاں تک ایک شہر سے دوسرے شہر مال لانے اور لے جانے کا تعلق ہے تو اس پر پولیس کا رشوت لینا جائز نہیں، البتہ تمام تر قانونی کاروائی کے باوجود مجبوری کی صورت میں رشوت دینے میں آپ گنہگار نہیں ہونگے اور اس وجہ سے آپ کی آمدنی بھی حرام نہیں ہوگی، لہٰذا کسی حافظ صاحب کا آپ کی کمائی کو حرام کہنا درست نہیں۔

في الدر: (٦/٤٥٤): وصح بيع غير الخمر مما مر ومفاده صحة بيع الحشيشة والأفيون قلت وقد سئل ابن نجيم عن بيع الحشيشة هل يجوز فكتب لا يجوز فيحمل على أن مراده بعدم الجواز عدم الحل۔

في الشامية تحته: (قوله وصح بيع غير الخمر) أي عنده خلافا لهما في البيع والضمان لكن الفتوى على قوله في البيع وعلى قولهما في الضمان إن قصد المتلف الحسبة وذلك يعرف بالقرائن وإلا فعلى قوله كما في التتارخانية وغيرها ثم إن البيع وإن صح لكنه يكره كما في الغاية وكان ينبغي للمصنف ذكر ذلك قبيل الأشربة المباحة۔ واللہ سبحانہٗ اعلم

محمد طاہر غفرلہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۷-۶-۱۴۳۰ھ